اعتقادات
امامیہ
توحید
عدالت
نبوت
امامت
قیامت
رجعت...
ناشر: مکتبۃ السبطین سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رسالہ شریفہ

اعتقاداتُ الامامیّہ

فی

ترجمہ الرّسالۃ اللّیلیّۃ

تصنیف و تالیف

فخر الاوّلین والآخرین رئیس المحدثین عالم ربانی حضرت علامہ محمد باقر المجلسی الاصفہانی اعلی اللہ مقامہٗ

ترجمہ و تحشیہ

صدر المحققین علامہ شیخ محمد حسین نجفی صاحب قبلہ مجتہد العصر صدر موتمر علمائے شیعہ (رجسٹرڈ) پاکستان

تعریف و تقریظ

حجۃ الاسلام علامہ مفتی جعفر حسین صاحب قبلہ سربراہ تحریک نفاذ فقہ جعفریہ

تعریض و تقدیم

جناب مولانا سید حسین عارف صاحب نقوی ایم۔اے

طبع و نشر

مکتبۃ السبطین

۲۹۶/۹۔بی، سیٹلائٹ ٹاؤن، سرگودھا

نام کتاب : اعتقادات امامیہ فی ترجمہ الرّسالۃ اللّیلیّہ

تصنیف : علامہ محمد باقر المجلسی اعلی اللہ مقامہ

ترجمہ وتحشیہ : علامہ شیخ الحاج محمد حسین نجفی قبلہ مجتہد العصر

طبع ونشر : مکتبۃ السبطین ۹/۲۹۶۔بی، سیٹلائٹ ٹاؤن، سرگودھا

سن اشاعت : ۲۰۰۶ء

کمپوزنگ : محمد مجتبیٰ

اشاعت : بار سوم

قیمت : ۴۰ روپے

فون نمبر : ۰۴۸۔۳۲۱۷۱۶۱

ثم لا بدان تعتقد فی النبی و الأئمة انهم معصومون من اول العمر الیٰ آخره من صغائر الذنوب و کبائرها و کذا جمیع الانبیاء و الملائکة

و انهم اشرف المخلوقات جمیعاً و انهم افضل من جمیع الانبیاء و جمیع الملائکة و انهم یعلمون علم ما کان و علم ما یکون الیٰ یوم القیامة

عصمت نبیؐ و ائمہ کا بیان:

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آئمہ ہدیٰ علیہم السلام کے متعلق یہ اعتقاد رکھنا ضروری ہے کہ وہ اول عمر سے لیکر آخر عمر تک (الغرض مہد سے لحد تک) ہر قسم کے صغیرہ و کبیرہ گناہوں سے معصوم و مطہر ہیں اور یہی اعتقاد باقی تمام انبیاء و مرسلین و ملائکہ مقربین کے متعلق رکھنا بھی ضروری ہے۔

فضائل ائمہ، اہل بیت علیہم السلام:

یہ بزرگوار تمام مخلوقاتِ خداوندی سے اشرف و اعلیٰ ہیں اور (سوائے خاتم الانبیاءؐ کے باقی) تمام انبیاء و مرسلین اور ملائکہ مقربین سے افضل ہیں اور وہ گزشتہ اور قیامت تک کے آئندہ (حتمی) حالات اور واقعات سے باخبر[1] ہیں۔

---

[1] مسئلہ علم امام اسلام کے معرکۃ الآرا مسائل میں سے ہے اس میں کئی قسم کے اختلافات پائے جاتے ہیں۔ کیا امام کا علم حضوری ہے یا حصولی؟ تجزوی ہے یا کلی؟ امام علم غیب جانتے ہیں یا نہ؟ ان تمام امور کی تفصیلات مع دلائل ہم نے "اصول الشریعہ فی عقائد الشیعہ" میں درج کردی ہیں، ان تمام تفصیلات و تحقیقات کا جامع خلاصہ یہ ہے کہ ان ذوات مقدسہ کا علم وہبی اور حصولی ہے نہ کہ حضوری، ہاں البتہ جہاں تک علم شریعت کا تعلق ہے اسے تو وہ بالفعل جانتے ہیں اور جہاں تک کونیات اور ما کان و ما یکون کا تعلق ہے تو اس کے متعلق ان کا علم ارادی ہے یعنی بعض کو بالفعل جانتے ہیں اور بعض کو بالقوۃ بایں طور کہ جب ثریٰ سے ثریا تک جس چیز کے متعلق معلوم کرنا چاہیں تو اسے باعلام اللہ معلوم کر لیتے ہیں چنانچہ استاذ المجتہدین آقائے سید ابراہیم اعلی اللہ مقامہ "ضوابط الاصول" جلد اص ۲۵۸ میں تحریر فرماتے ہیں: "اتفاق الامامیة علی کون علم الامام ارادیا لا فعلیا حضوریا" یعنی فرقہ امامیہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ امام کا علم ارادی ہے نہ کہ فعلی و حضوری۔